

حدیث ”سبعہ احراف“ کا معنی و مفہوم اور بعض شبہات کا ازالہ

The meaning of Seven ahurf and solvation of doubts

Shahzaib*

Dr farooq Hassan**

Khawaja Arshid Ali***

Abstract

The Qur'an was revealed in Arabic and in the Quraysh dialect. But According to Hadith, seven other dialects were also allowed to be recited and this permission continued till the time of Hazrat Uthman. Then when the people started arguing and started calling each other wrong because of the difference of recitation, Hazrat Uthman ordered to collect the Qur'an and make it according to the Quraysh dialect. This will make people understand that the seven letters that were allowed in the hadith have now expired, for instance Ibn Jarir Tabari and Orientalists. So, in this research details of seven alphabets have been explained vividly, Besides Three different opinions about meanings of seven alphabets have been expounded. It studies the issue of whether the written version of the Qur'an collected by Hazrat Uthman “does encompass the seven versions of recitation or not?” It cites the scholars' sayings on this issue and their proofs, and discusses each of these sayings separately.

Keywords: Dialects of Qur'an, Sabaytu Ahurf, Revelation of Qur'an on seven ways, 'Uthman's written version of the Qur'an.

تمہید:

اللہ کریم نے دستور اسلام ”قرآن پاک“ کو ہدایت عالم کے لئے عربی زبان میں نازل فرمایا، پھر قبائل عرب میں سے لغت قریش پر اتارا، مگر چونکہ عرب کے بہت سے قبیلے تھے، ان کے لہجے، آپس میں حرکات و سکنات اور بعض اجزائے کلمات میں اختلاف تھا، ہر ایک پر دوسرے قبیلہ کی زبان گراں تھی اور اپنی زبان آسان تھی اس لئے دیگر قبائل والوں کو ان کے اپنے لہجے میں پڑھنے کی رخصت دے دی گئی۔ جیسا کہ نزول ہوا ”ملک یوم الدین“ مگر ”ملک یوم الدین“ پڑھنے کی بھی اجازت دی گئی، یا نزول تو ہوا ”ننشزھا“ ”نقطے والی سے مگر رائے مہملہ سے بھی پڑھنے کی اجازت دی گئی“ ”ننشزھا“۔

یہ رخصت نبی پاک کے دور میں باقی رہی، عہد صدیقی میں بھی اس کو برقرار رکھا گیا اور کسی خاص قبیلے کی رعایت کئے بغیر قرآن کو جمع کیا گیا، یہاں تک حضرت عثمان کا دور خلافت آیا، لوگوں میں قرأت قرآن کے حوالے سے فساد پیدا ہونے لگا یہاں تک حضرت حذیفہ بن یمان نے

*Lecturer, visiting faculty, University of Karachi, Karachi Pakistan

Email: shahzaibrajaiper906@gmail.com

**Associate Professor Humanities Department, NED University of Engineering & Technology, Karachi. Pakistan

Email: mfahassan@neduet.edu.pk

***Lecturer, visiting faculty, University of Karachi, Karachi Pakistan

Email: khawajaArshidAli@gmail.Com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سے عرض کی:

”اے امیر المؤمنین اس امت کی مدد کیجئے اس سے پہلے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کر بیٹھیں“، تو حضرت عثمان نے صحابہ سے مشورہ کیا، چار افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی، جن میں تین قریشی تھے اور ایک انصاری، اور حکم دیا کہ جب کسی جگہ اختلاف ہو تو اسے لغت قریش کے مطابق کرو کہ قرآن اسی لغت میں اترتا ہے۔

نزول و تدوین قرآن کی اس تاریخ سے بعض لوگ روایات اور اسحاح کی کثرت اور اختلاط کی وجہ سے مختلف شبہات کا شکار ہوئے اور ترتیب مقدمات میں خطا کا شکار ہو گئے، پھر کچھ نے حدیث سبعۃ احرف کا ہی انکار کر دیا بلکہ اسے موضوع اور من گھڑت تک کہہ دیا اور کچھ نے سمجھا کہ ”حدیث سبعۃ احرف“ کی رخصت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے تک تھی، حضرت عثمان کے زمانے میں جب تدوین قرآن کی تیسری اور آخری تدوین ہوئی تو اس میں یہ رخصت باقی نہ رکھی گئی بلکہ اسے ختم کرتے ہوئے صرف ایک حرف قریش پر اسے مرتب کیا گیا۔

راشد شاہ لکھتے ہیں:

”ایک معروف لیکن وضعی حدیث“، ”سبعۃ احرف کی فرضی حدیث“،⁽¹⁾

یونہی ابن جریر طبری کہتے ہیں:

”فلا قراءة للمسلمين اليوم إلا بالحرف الواحد الذي اختاره لهم إمامهم الشفيق الناصح، دون ما عده من الأحرف الستة الباقية“،⁽²⁾

ترجمہ: آج کے زمانے میں مسلمان صرف اس ایک لہجہ پر قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں جسے ان کے امام (حضرت عثمان) نے اختیار فرمایا، باقی لہجوں پر نہیں پڑھ سکتے۔

اس طرح کے اقوال اور آراء کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دور جدید کے مغربی محققین و مستشرقین یہ الزام لگاتے ہیں کہ آج کا قرآن وہ نہیں جو حضرت محمد پر نازل ہوا تھا، وہ سات حروف پر تھا جبکہ آج کے مصاحف صرف ایک حرف پر ہیں۔

لہذا اس تحقیق میں گفتگو کرتے ہوئے بتایا جائے گا کہ حدیث سبعۃ احرف کو کسی ہے، سبعۃ احرف کے لغوی و اصلاحی معنی کیا ہیں، سبعۃ احرف سے کیا مراد ہے اس حوالے سے مختلف اقوال بیان کئے جائیں، رائج قول کی وضاحت کی جائے گی اور دیگر اقوال کی تردید کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہم جانیں گے کہ مصاحف عثمانی سے کیا مراد ہیں، اور کیا یہ خیال درست ہے کہ بقیہ حروف کو چھوڑ کر انہیں صرف ایک حرف پر مرتب کیا گیا ہے؟ اہل علم کی اس بارے میں کیا رائے ہے، نیز مستشرقین کے مذکورہ اعتراض کی علمی میدان میں کیا حقیقت ہے۔

حدیث سبعۃ احرف:

اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں قرآن مجید کو سات مختلف حروف پر پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کئی ایک احادیث ہیں، مختلف اکیس بڑے بڑے صحابہ سے روایت کردہ ہیں،⁽³⁾ کثرت طرق کی وجہ سے اس حدیث کا شمار متواتر احادیث میں سے ہو گیا ہے۔⁽⁴⁾

ذیل میں یہ حدیث تین مختلف طرق سے پیش کی جا رہی ہے:

(1) أن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، حدثه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أقرأني جبريل علي حرف فراجعته، فلم أزل أستزیده ويزيدني حتى انتهی إلى سبعة أحرف۔⁽⁵⁾

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین نے ایک حرف پر مجھے قرآن پڑھایا، میں اس سے مزید کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں کہ یہ رخصت سات حروف تک پہنچ گئی۔

(2) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف، فافقهوا ما تيسر منه۔⁽⁶⁾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، جس کو جو طریقہ آسان لگے وہ پڑھے۔

(3) عن أبي بن كعب، قال: لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم جبريل، فقال: يا جبريل إني بعثت إلى أمة أميين: منهم العجوز، والشيخ الكبير، والغلام، والجارية، والرجل الذي لم يقرأ كتاباً قط، قال: يا محمد إن القرآن أنزل على سبعة أحرف۔⁽⁷⁾

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریل کی ملاقات ہوئی، آپ نے حضرت جبریل سے فرمایا: میں امی (بے پڑھی) امت کی طرف بھیجا گیا ہوں، جن میں بوڑھے مرد و عورتیں ہیں، چھوٹے بچے اور بچیاں ہیں اور ایسے مرد ہیں جنہوں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی، تو حضرت جبریل نے کہا: اے محمد! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

”حرف“ کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

احرف جمع ہے، اس کی واحد ہے: حرف،

لغوی اعتبار سے حرف تقریباً چھ معنی میں استعمال ہوا ہے:

(۱) طرف (۲) کنارہ (۳) حد (۴) حافہ (۵) وجہ (۶) کسی چیز کا ٹکڑا۔ اسی لئے حروف ہجاء میں سے کسی ایک کو بھی حرف کہتے ہیں گویا وہ بھی کلمہ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔⁽⁸⁾

امام دانی فرماتے ہیں:

حدیث میں جو احرف ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(۱) وجہ: یہ لغوی معنی ہیں اور اس کی دلیل کلام باری سے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

من الناس من يعبد الله على حرف۔⁽⁹⁾

ترجمہ: کچھ لوگ اللہ کی عبادت ایک وجہ پر کرتے ہیں۔

پھر اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کو خیر حاصل ہوتی ہے تو ایمان پر جمار ہوتا ہے اور عبادت کرتا رہتا ہے اور اگر سختی اور نقصان کی حالت پیش آتی ہے تو کفر کو اختیار کر لیتا ہے اور عبادت چھوڑ دیتا ہے۔

(۲) قراءات: یہ مجازی معنی ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ کبھی وہ کسی شے کا وہ نام بھی رکھ دیتے ہیں جو اس کے جزو یا مقارب و مناسب یا سبب یا اس سے تعلق رکھنے والی چیز کا نام ہوتا ہے۔

لہذا چونکہ مختلف قراءتیں حرف ہی میں تغیر ہونے سے پیدا ہوتی ہے، اس لئے عرب کی عادت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت کو مجازاً حرف فرما دیا پس یہاں کل کی بجائے جزو کا نام استعمال کیا ہے۔⁽¹⁰⁾

حدیث ”سبعہ احرف“ کا معنی و مفہوم:

سبعہ احرف سے کیا مراد ہے یہ ایک پیچیدہ اور مشکل سوال ہے، وجہ ظاہر ہے کہ نص اور اثر میں سے کسی چیز میں بھی ان کی وضاحت نہیں کئی گئی ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی مراد جاننے وقت کئی ایک اقوال سامنے آتے ہیں، ابن حبان نے پینتیس اقوال شمار کئے ہیں۔ جبکہ علامہ سیوطی نے چالیس اقوال بیان کئے ہیں۔⁽¹¹⁾ حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سبع کی مراد پر نص ہے نہ کوئی اثر، اور اس کی تعیین میں علما کا اختلاف ہے۔⁽¹²⁾

ہم ذیل میں اس حدیث کے معنی کے بارے میں تین مختلف اقوال پیش کریں گے، ہر ایک قول کے بعد اس پر تجزیہ کریں اور آخر میں دلائل کی روشنی میں رائج قول کو ذکر کریں گے۔

تین مختلف اقوال اور رائج قول:

(1) سبعہ احرف سے کثرت مراد ہے، خاص عدد نہیں:

حدیث میں ”سبعہ احرف“ سے کوئی خاص عدد مراد نہیں، بلکہ جیسے ”مئین“ کا لفظ دہائی میں کثرت کے لئے بولا جاتا ہے ایسے ہی ”سبعہ“ کا لفظ اکائی میں کثرت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

امام سیوطی نے اس قول کو قاضی عیاض مالکی کی طرف منسوب کیا ہے۔⁽¹³⁾

تجزیہ:

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس قول کی تائید کرنے والے التباس کا شکار ہیں ورنہ حدیث میں جس طرح صراحت کی گئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں عدد معین ہی مراد ہے۔ جیسا کہ درج ذیل روایات میں دیکھا جاسکتا ہے:

❖ عن أبي بن كعب، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: يا أيُّ، إني أقرئت القرآن فقليل لي: على حرف، أو حرفين، فقال الملك الذي معي: قل: على حرفين، قلت: على حرفين، فقليل لي: على حرفين، أو ثلاثة فقال الملك الذي معي: قل: على ثلاثة، قلت: على ثلاثة، حتى بلغ سبعة أحرف ثم قال: ليس منها إلا شاف كاف۔⁽¹⁴⁾

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابی بن کعب سے فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابی! مجھے قرآن پڑھا گیا، پھر پوچھا گیا: ایک حرف یادو حرف؟ تو میرے ساتھی فرشتے نے دو کا مجھے مشورہ دیا تو میں نے دو حرف کہا، پھر مجھے سے پوچھا گیا: دو یا تین؟ تو میں نے ساتھی فرشتے کی مدد سے کہا: تین حروف، یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ سات حروف تک پڑھنے کی اجازت دی گئی، اور یہ سب کے سب تسلی بخش اور کافی ہیں۔

❖ أن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، حدثه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أقرني جبريل على حرف فراجعت، فلم أزل أستزیده ويزيدني حتى انتهی إلى سبعة أحرف۔⁽¹⁵⁾

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل نے مجھے ایک حرف پڑھایا، میں اس سے مزید کی رخصت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ سات حروف تک اس نے اجازت دے دی۔ ان دونوں احادیث کی روشنی میں یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ حدیث میں ”سبعۃ احرف“ سے مراد عدد معین ہے ناکہ کثرت جیسا کہ کچھ لوگ اس وہم کا شکار ہوئے ہیں۔

(2) یہ حدیث متشابہ ہے، قابل عمل نہیں:

یعنی کہ یہ حدیث مشکل اور متشابہ احادیث میں سے ہیں، جن کے معانی معلوم نہیں ہوتے، کیونکہ لفظ ”حرف“، مشترک لفظی ہے، جس کا کثیر معانی پر اطلاق ہوتا ہے۔

یہ قول ابن سعد ان نحوی کی طرف منسوب ہے۔⁽¹⁶⁾

تجزیہ:

جو حضرات اس حدیث کو متشابہ کہہ کر بحث اور عمل کا دروازہ بند کر رہے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ کیا ایسا نہیں کہ اس حدیث کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو سات حروف پڑھا؟

اپنی امت کو پڑھایا، صحابہ نے اس پر عمل کیا، بلکہ دوسروں تک پہنچایا؟

اگر یہ حدیث ایسی متشابہ ہوتی جیسا آپ کہہ رہے ہیں کہ کسی کو بھی اس کے معانی معلوم نہیں تو وہ سب کیا تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیا۔ فاروق اعظم اور ہشام بن حکیم کے اختلاف پر نبی پاک نے کیا تعلیم فرمائی تھی؟ یہی نا! یہ قرآن سات حروف پر اترا ہے، جس طرح آسان ہو تلاوت کر لیا کرو۔ ایسے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ حدیث ناقابل عمل ہو۔

مزید یہ کہ مشترک لفظی بالکل متروک العمل نہیں ہوتا کہ کبھی بھی اس پر عمل نہیں ہو سکتا، بلکہ جب کوئی قرینہ پایا جائے تو اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔⁽¹⁷⁾

(3) سات وجوہ:

یعنی کہ حدیث میں سبعۃ احرف سے مراد اختلاف قراءت کی سات نوعیتیں ہیں، یعنی جتنی قراءتیں پائی جاتی ہیں ان میں جو اختلافات ہیں وہ سات پر منحصر ہیں۔ یہ قول علما کی ایک بڑی جماعت کا ہے اور اکثر اہل علم نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ اس قول کی تائید میں عبدالعظیم زرقانی اور محمد علی صابونی بھی ہیں۔⁽¹⁸⁾ وہ سات نوعیتیں ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں۔

سات نوعیتیں:

❖ اسماء کا اختلاف:

جس میں واحد، تشنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث دونوں شامل ہیں۔ جیسا کہ
 {والذین هم لأماناتهم وعهدهم راعون} (19)

اس آیت میں کلمہ ”لأماناتهم“ جمع اور واحد (لأماناتهم / لأماناتهم) دونوں صورتوں میں پڑھا گیا ہے۔

❖ افعال کا اختلاف:

کسی قراءت میں صیغہ ماضی ہو، کسی میں مضارع اور کسی میں صیغہ امر۔ جیسا کہ
 {فقالوا ربنا باعد بين أسفارنا} (20)

اس آیت میں کلمہ ”باعد“ کو امر اور ماضی (باعد / بعد) دونوں انداز سے پڑھا گیا ہے۔

❖ وجوہ اعراب کا اختلاف:

جس میں اعراب مختلف قراءتوں میں مختلف ہو۔ جیسا کہ

{ولا يضار كاتب ولا شهيد} (21)

اس آیت میں کلمہ ”ولا يضار“ کو آخری حرف کی فتح اور ضم (ولا يضار / ولا يضار) دونوں انداز سے پڑھا گیا ہے۔

❖ الفاظ میں کمی و زیادتی کا اختلاف: جیسا کہ

{وما خلق الذكر والأنثى} / {والذكر والأنثى} (22)

❖ تقدیم و تاخیر کا اختلاف: جیسا کہ

{وجاءت سكرة الموت بالحق} / {وجاءت سكرة الحق بالموت} (23)

❖ بدلیت کا اختلاف: جیسا کہ

{وانظر إلى العظام كيف ننشزها} / {ننشزها} (24)

❖ لہجوں کا اختلاف: جس میں تنغیم، ترقیق، امام، قصر وغیرہ چیزیں شامل ہیں۔⁽²⁵⁾

رانج قول:

حدیث ”سبعہ احرف“ کی مراد بتانے میں جتنے بھی اقوال بیان کئے جاتے ہیں سب میں کسی نہ کسی طرح اعتراض اور اشکال پایا جاتا ہے، کوئی بھی توجیہ اشکال سے خالی نہیں، لیکن! ان تمام اقوال کی بنسبت جو قول سب سے زیادہ درستی کے قریب ہے وہ یہ تیسرا قول ہے، اور رانج قول یہی ہے۔⁽²⁶⁾

دلیل:

پہلی بات تو یہ کہ اختلاف قراءات کے حوالے سے جو احادیث آئی ہیں، جن میں صحابہ کے آپس میں اختلاف کے حوالے سے بیان ہے وہ تمام احادیث مذکورہ مفہوم کی تائید کرتی ہیں۔
دوسری چیز یہ کہ قراءات اور سبعہ احرف کے اختلافات کا تمام اور کامل استقراء کرنے کے بعد مذکورہ توجیہ کو بیان کیا گیا ہے جبکہ دیگر توجیہات میں ناقص استقراء سے کام لیا گیا ہے۔
تیسری اور آخری بات یہ کہ اس توجیہ کی صورت میں ایسے بہت سے شبہات سے بچاؤ ہو جاتا ہے جو مخالفین اسلام اور مستشرقین اہل اسلام پر وارد کرتے ہیں۔⁽²⁷⁾

مصاحف عثمانی:

اس سے مراد وہ قرآنی مصاحف ہیں جنہیں حضرت عثمان بن عفان کے زمانہ خلافت میں جمع کیا گیا اور تمام سورتوں کو مرتب کیا گیا، لغت قریش پر اکتفاء کیا گیا۔ ان مصاحف کو تیار کرنے میں یہ افراد شامل تھے:
زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن عاص، اور عبدالرحمن بن حارث۔⁽²⁸⁾

مصاحف عثمانی اور سبعہ احرف:

مصاحف عثمانی میں احرف سبعہ کی رعایت کی گئی ہے یا نہیں، ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے، اور اس اختلاف کی بنیاد وہی اس حدیث کے معنی میں اختلاف کا ہونا ہے۔⁽²⁹⁾

اگر اس اختلاف کو تقسیم کیا جائے تو تین مختلف مذاہب سامنے آتے ہیں:

(1) مصحف عثمانی ایک حرف پر مشتمل ہے:

یہ امام طبری کا مذہب ہے، آپ کہتے ہیں کہ آج کہ زمانہ میں تمام مسلمان صرف ایک ہی حرف قراءت کرتے ہیں، بقیہ چھ حروف اب باقی نہیں ہیں۔⁽³⁰⁾

امام طبری کے علاوہ اور بھی بہت سارے علماء اس مذہب کی تائید کرتے ہیں، جن میں امام ابو شامہ اور احمد بن عمر الحموی شامل ہیں۔⁽³¹⁾
دلیل:

اپنے مذہب کی ثبوت میں یہ حضرات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قول کو پیش کرتے ہیں کہ آپ نے مصحف کی تیاری کے وقت ہدایت فرمائی تھی:

”إذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوه بلسان قریش فانما نزل بلسانکم“⁽³²⁾

ترجمہ: جب تمہارا اور زید بن ثابت کا اختلاف ہو جائے تو اسے لغت قریش کے مطابق لکھنا، کیونکہ قرآن اسی لغت میں نازل ہوا ہے۔
دوسرا یہ بھی کہ حضرت عثمان کے جمع قرآن کا مقصد کیا تھا؟ اختلاف کو ختم کرنا، فساد کو روکنا اور سب لوگوں کو جمع کرنا، اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ایک حرف پر مصحف کو تیار کیا جائے ورنہ تو وہی اختلاف باقی رہے گا۔

(2) مصاحف عثمانی تمام حروف پر مشتمل تھے:

علماء کی ایک بڑی جماعت کا یہ مذہب ہے۔

امام ابن جزری فرماتے ہیں: فقہاء، قراء اور متکلمین کی ایک بڑی جماعت کا مذہب یہ ہے کہ مصاحف عثمانیہ حروف سبعہ پر مشتمل تھے۔⁽³³⁾
عبد العظیم زر قانی فرماتے ہیں:

ونحن إذا رجعنا بهذه الأوجه السبعة إلى المصاحف العثمانية وما هو مخطوط بها في الواقع ونفس الأمر نخرج بهذه الحقيقة التي لا تقبل النقض ونصل إلى فصل الخطاب في هذا الباب وهو أن المصاحف العثمانية قد اشتملت على الأحرف السبعة كلها.⁽³⁴⁾

ترجمہ: سبعہ احرف کی مذکورہ توجیہ کے بعد جب ہم مصاحف عثمانیہ اور ان سے مرتب شدہ مخطوطات کو دیکھتے ہیں تو بغیر کسی شک اور تردد کے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ مصاحف عثمانی تمام حروف سبعہ پر مشتمل تھے۔
دلیل:

یہ تمام حروف منزل من اللہ ہیں، اور امت پر قرآن کی حفاظت لازمی ہے، لہذا قرآن کے کسی حصہ اور حرف کو چھوڑنا جائز نہیں۔
حضرت عثمان بن عفان نے ان تمام حروف کو نکلوا دیا تھا جو غیر صحیح تھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ نہیں تھے اور متواتر نہ تھے۔⁽³⁵⁾

امام باقانی فرماتے ہیں کہ جو حروف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ تھے کہ آپ نے انہیں پڑھایا اور اختلاف کرنے والوں کو درست قرار دیا ان تمام میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اختلاف تو بس ان قراءات اور حروف میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ ان کی حقانیت پر کوئی مضبوط دلیل ہے۔⁽³⁶⁾

(3) مصاحف عثمانی ان تمام حروف پر مشتمل ہیں جن کا رسم عثمانی محتمل ہے اور آخری دورہ قرآن میں وہ ثابت تھے، بقیہ حروف پر وہ مشتمل نہیں ہیں۔

یہ امام ابن جزری کا مذہب ہے، آپ کہتے ہیں:

وذهب جماهير العلماء من السلف والخلف وأئمة المسلمين إلى أن هذه المصاحف العثمانية مشتتة على ما يحتمله رسمها من الأحرف السبعة فقط جامعة للعرضة الأخيرة التي عرضها النبي - صلى الله عليه وسلم - على جبرائيل - عليه السلام - متضمنة لها لم تترك حرفا منها.

ترجمہ: سلفاً خلفاً جمہور علماء اور ائمہ مسلمین کا یہ مذہب رہا ہے کہ مصاحف عثمانی حروف سبعة میں سے صرف ان پر مشتمل ہیں جن کا رسم عثمانی احتمال رکھتا ہے، جو کہ جبریل امین اور نبی پاک کے آخری دورہ قرآن کو شامل ہے یوں کہ اس کا ایک حرف بھی پیچھے نہیں رہ گیا۔⁽³⁷⁾ مکی بن ابوطالب فرماتے ہیں:

مصحف ایک حرف پر لکھا گیا لیکن اس کا خط زیادہ حروف کا احتمال رکھتا ہے۔ کیونکہ رسم عثمانی میں اعراب اور نقطے شامل نہیں تھے، تو اس وجہ سے بقیہ حروف بھی خط کی وجہ سے ان مصاحف میں شامل ہیں۔⁽³⁸⁾

دلیل:

یہ بات کہیں ثابت نہیں کہ حضرت عثمان نے بقیہ چھ حروف کو ختم کرنے کا حکم دیا، ہاں! تناظر ور ہے کہ آپ نے ایک رسم پر مصحف کو تیار کرنے کا حکم دیا، اور یہ بات بدیہی ہے کہ وہ رسم ایک سے زائد کا احتمال رکھتا تھا، کیونکہ اس میں اعراب تھے نہ نقطے۔ دوسرا یہ کہ آج پوری دنیا میں متواتر قراءات کا مصاحف میں باقی ہونا خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حروف سبعة ان میں باقی رکھے گئے، ورنہ پھر قراءات کا وجود کہاں سے آیا جب آپ نے سب کچھ ختم کر دیا تھا۔

تیسرا یہ کہ صحابہ کرام سے ایسی قراءات کا مروی ہونا جن کا رسم احتمال نہیں رکھتا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مصاحف عثمانی صرف انہیں حروف پر مشتمل ہے جن کا رسم احتمال رکھتا ہے، ورنہ تو لازم آئے گا کہ یہ قراءات جو صحابہ سے مروی ہیں اور رسم ان کا احتمال نہیں رکھتا، حروف سبعة میں سے نہیں ہیں، اور یہ یقیناً درست نہیں ہے۔

ابو مجاہد فرماتے ہیں کہ خلاصہ تحقیق یہ ہے کہ حروف سبعة میں سے بعض کی تلاوت آخری دورہ قرآن جو رسول اللہ اور جبریل کے درمیان ہوا، میں منسوخ کر دی گئی، اور رسول اللہ نے انہیں بعد میں نہیں پڑھا، لہذا وہ قرآن نہیں ہیں، اور اسی لئے مصاحف عثمانیہ میں بھی شامل نہیں ہیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بھرپور کوشش تھی کہ جو آخری دورہ قرآن میں ثابت ہوا اسے ہی لکھا جائے۔⁽³⁹⁾

نتائج و خلاصہ

- ❖ حدیث سبعہ احرف متواتر ہے۔
- ❖ اس حدیث کے معنی میں اختلاف عہد صحابہ کے بعد پیدا ہوا۔
- ❖ قراءات سبعہ، حدیث سبعہ احرف سے مراد نہیں، ہاں یہ ان میں سے بعض حروف ضرور ہیں۔
- ❖ حدیث سبعہ احرف کے معنی میں قدیم اختلاف ہے، بڑے بڑے ائمہ نے اس کی وضاحت میں اپنی عمر کھپا دی، لیکن کوئی بھی قول اعتراض سے خالی نہیں ہے۔
- ❖ ”سبعہ احرف“ سے مراد سات وجوہ ہیں، یہ قول سب سے زیادہ اہل علم نے قبول کیا ہے اور اسے سب سے رائج قرار دیا ہے۔
- ❖ مصاحف عثمانی کا مقصد یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن کو لوگوں کے اختلاف سے بچانا تھا۔
- ❖ ان مصاحف کو حضرت عثمان نے رسم قریش کے مطابق مرتب کرنے کا حکم دیا۔
- ❖ مصاحف عثمانی، میں حروف سبعہ کی رعایت شامل ہے یا نہیں، یہ ایک مختلف فیہ بات ہے،
- زیادہ تر محققین نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مصاحف عثمانی میں ایک رسم استعمال کیا گیا، اور یہ رسم ”سبعہ احرف“ میں سے ان تمام کو شامل ہے جن کا یہ رسم احتمال رکھتا ہے۔

References

- (1) Rashid shaz, Idraak zawaal ummat, mili publications, jamea nagar nai Dehli, Ishaat e chaharum, Jild:4, page no:120,123
- (2) Tabri, Mohammad bin jarir, Jami al-bayan fi tawee lil Quran, Muasis al Risalah, 1420-2000, Jild:1, page no:64
- (3) Al-Qaari, Ali bin Mohammad, Mirqat ul Mafateeh sharah Mishkaat ul Masabeeh ,daar al-Fikr bairout,1422-2002, Jild:1, page no:316
- (4) Al-Qaari, Abdul Aziz, Hadees ul-Ahruf e Sabaa, Muasis al Risalah bairout, Ishaat e Awwal, page no:7
- (5) Al-Qusharyi, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Darul Ihya turas al-Arabi, bairout, Jild:1, page no:561, hades no:819
- (6) Al-Qusharyi, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Jild:1, page no:560, hades no:818
- (7) Tirmizi, Abu Easa, Muhammad bin Eesa, Sunnan al-Tirmizi, Darul Garb ul Islami, bairout-1998, Jild:5, page no:44, hades no:2944
- (8) Afriqi, Ibn e Manzoor, Lisan al-arab, Darul Ihya turas al-Arabi, bairout-1988, Jild:3, page no:721
- (9) Al-hajj, 22:11
- (10) Daani, Usman bin Saeed, Jami al-bayan fil qiraat al-sabah al-Mashhorah, Darul kutub al-ilmiya bairout-2005, page no:32
- (11) Suyuti, Jalal ul din, Abdul Rehman bin abi Bakr, Al-itqan fi ulumil quran, Al-Hait Al-Misriyyah, 1394-1974, Jild:1, page no:163
- (12) Zarkashi, Muhammad bin Abdulah, al-burhan fi ulumil quran, Dar Ihya al-kutub al-Arabiyyah, 1376-1957, Jild:1, page no:212
- (13) Suyuti, Jalal ul din, Abdul Rehman bin abi Bakr, Al-itqan fi ulumil quran, page no:163

- (14) Abu Dawood Al Sajistani, Suleman bin Al-ashath, Sunan Abu Dawood, Almaktab tul Asri, bairout, Jild:2, page no:74, Hadeed:1477
- (15) Al-bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al bukhari, Dar Tooq al-Najah, Jild:4, page no:174, Hadees no:4991
- (16) Ibn e Attieya, Abdul haq bin Galib, al-Muharrar al-wajiz fi tafsir al-kitab al-aziz, Darul kutub al-ilmiya bairout-1422, Jild:1, page no:43
- Zarkashi, Muhammad bin Abdulah, Al-burhan fi ulumil quran, Jild:1, page no:216
- (17) Ahmed bin Muhammad, Ahmed Khalid, Muhammad Khalid Mansoor, Al- Muqaddmat fi Ilm Al-Qiraat, Dar Uman, 1436-2015, page no:16
- (18) Al-Saboni, Muhammad Ali, Al-Tibyan fi ulumil quran, Madrasah Usmania, Bahadurabad Karachi, page no:292
- (19) Al-Maarij, 32:70
- (20) Al-Sabaa, 19:34
- (21) Al-Baqarah, 2:282
- (22) Al-lail, 92:3
- (23) Qaaf, 19:50
- (24) Al-Baqarah, 2:259
- (25) Al-Zurqani, Muhammad Abdul Azeem, Manahil irfan fi ulumil quran, Matbaat al- Eesa Al-babi al-halbi w Shuraka uho, Jild:1, page no:155
- Ibn e jazri, Muhammad bin Muhammad, Al-Nashr fil Qiraat Al-Ashr, Matbaat ul Tujaria al-kubra, Jild:1, page no:27-28
- (26) Al-Saboni, Muhammad Ali, Al-Tibyan fi ulumil quran, page no:292
- (27) Al-Zurqani, Muhammad Abdul Azeem, Manahil irfan fi ulumil quran, Jild:1, page no:157
- (28) Suyuti, Jalal ul din, Abdul Rehman bin abi Bakr, Al itqan fi ulumil quran, page no:158
- Fahad bin Abdul Rehman, Dirasat fi uloom al-quran, Maktaba tul fahad, Riyadh, 1430-2009, page no:92
- (29) Abdul Haleem, Al-Qiraat ul Quraania, Dar Garb al-Islami, bairout, 1999, page no:143
- (30) Tabri, Mohammad bin e jarir, Jame al bayan fi tawee lil Quran, Jild:1, page no:164
- (31) Qazi Ahmed bin umar, Alqawaid w al-isharat fi usool il qiraat, Dar Al-Qalam, 1406-1986, page no:34
- (32) Al-bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-bukhari, Jild:6, page no:183, Hadees no:183
- (33) Ibn e jazri, Muhammad bin Muhammad, Al-Nashr fil Qiraat Al-Ashr, Jild:1, page no:174
- (34) Al-Zurqani, Muhammad Abdul Azeem, Manahil irfan fi uloom al-quran, Jild:1, page no:169
- (35) Al-Baqilani, Qazi Abu bakr, Al-intsar lil Quran, Dar Ibn e Hazam bairout, 1422-2001, Jild:1, page no:351
- Ibn e jazri, Muhammad bin Muhammad, Al-Nashr fil Qiraat Al-Ashr, Jild:1, page no:174
- (36) Al-Baqilani, Qazi Abu bakr, Al-intsar lil Quran, Jild:1, page no:351
- (37) Ibn e jazri, Muhammad bin Muhammad, Al-Nashr fil Qiraat Al-Ashr, Jild:1, page no:175
- (38) Makki bin Abu Talib, Al-Ibanah an maani Al-qiraat, Dar Nahdah Misr lil Tab w al-nashr, page no:34
- (39) Alqaari, Abdul Aziz, Hadees ul Ahruf e Sabaa, page no:114